خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 47-82 نمبر 223 | جمعرات 6 جمادی الثانی ۔1418ھ 9 اخاء 1376 ھش 9 اکتوبر 1997ء

آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ پس تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔
(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کلامِ الٰہی کی خوبیاں اور اس کے کمالات، اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اس کے خوشبو دار درختوں اور دل کو ترو تازہ کرنے والی بوٹیوں اور روشوں اور مصفا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے، تو ہر ایک شخص کا دل چاہے گا کہ اس کی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں، جو امراض مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے۔ اسی طرح پر (کلام الٰہی) کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوب صورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے۔ تو روح پورے جوش کے ساتھ اس کی طرف دوڑتی ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 282)

اندرونی تبدیلیوں کے بغیر ذکرِ الٰہی ممکن نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ذکر الٰہی اندرونی تبدیلیاں پیدا کئے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر ہو اور دل میں شیطانی وساوس ہوں، اللہ کا ذکر ہو اور فارغ ہوتے ہی بنی نوع انسان کے خلاف ظلم کے منصوبے چلائے جا رہے ہوں۔ اللہ کے ذکر میں تسبیح پر انگلیاں پھر رہی ہوں اور ذہن میں سیاسی چالیں ہوں۔ یہ ہو کہ جب ہم اوپر آئیں گے تو بنی نوع انسان سے یہ کچھ کریں گے۔ یہ ذکر نہیں ہے، یہ دھوکا ہے۔ ذکر وہی ہے جو خون کے اندر جاری ہونے لگے، جو دل کے اندر دھڑکنے لگ جائے، جو دماغ کی سوچیں بن جائے، یہ وہ ذکر الٰہی ہے جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔ اگر آپ یہ ذکر کریں اور اس ذکر کو جاری رکھیں تو تمام بنی نوع انسان کے لئے آپ کے دل سے محبت کے چشمے پھوٹیں گے، آپ ان کو اس طرح دیکھیں گے جیسے خالق پیار کی نظر سے اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے۔ ان کی ایسے بھلائی چاہیں گے جیسے خالق اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے۔ اس بھلائی چاہنے میں آپ کو مخالفت کا بھی سامنا ہو گا اور یہ وہ مضمون ہے جسے میں آپ کے دلوں میں جاگزیں کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ جب بھی بنی نوع انسان سے بھلائی کے تقاضے کرتا ہے تو اس کی ضرور مخالفت ہوتی ہے۔ اس مخلوق سے محبت کرتا ہے جو اس سے دور بھاگ رہی ہوتی ہے۔ پس آپ کے لئے وہ مخلوق اپنے شیوے تو تبدیل نہیں کرے گی اس کے تو وہی لچھن ہوں گے جو ہمیشہ سے اپنے خالق کے مقابل پر اس نے اختیار کئے رکھے۔ اور جب اللہ کی طرف سے اس کے پاک بندے رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں تو ان سے جو سلوک ہوتا ہے وہ اللہ ہی سے سلوک ہوتا ہے۔ پس مخلوق سے تعلق آسان نہیں ہے۔ خالق سے تعلق بہت آسان ہے لیکن یہ تعلق جب مخلوق کے تعلق میں ڈھلتا ہے تو طرح طرح کے دکھ اس راہ میں اٹھانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر (کلام الٰہی) حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دکھ پر نظر کر کے فرماتا ہے ( ) کہ یہ ظالم تجھے دکھ نہیں دے رہے یہ تو اللہ کو دکھ دیتے پھرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اصل مقصد ان کا خدا کی دشمنی ہے۔ تو چونکہ خدا کا نمائندہ بن چکا ہے یعنی میری طرف سے بنا دیا گیا ہے اس لئے خدا کی دشمنی تیری دشمنی کے بغیر الگ ممکن ہی نہیں رہی۔ پس ذکر الٰہی آپ کو جن راہوں کی طرف بلا رہا ہے اس میں ایک راہ آسان ہے کیونکہ وہ محبت کی راہ ہے، اس راہ سے اللہ ملے گا اگر وہ محبت کی راہ بنی رہے۔ جس راہ پہ وہ راہ آپ کو ڈالے گی وہ غیر کی طرف سے دشمنی کی راہ ہے اور آپ کی آزمائش کی راہ ہے۔
(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

اچھی مائیں

○ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے۔
احباب جماعت کو اپنی ماؤں کے بارہ میں لکھنے کی تحریک کی جائے تاکہ نیک ماؤں کے اعلیٰ کردار سے ان کے لئے دعاؤں کی تحریک ہو اور جملہ احباب کے لئے اصلاح کا موجب ہو۔
اس سلسلے میں جب عنوان پر غور کیا گیا تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون یاد آگیا جس کا عنوان تھا۔ "اچھی مائیں" ہم نے بھی اس مستقل سلسلے کے لئے یہی عنوان پسند کیا ہے۔ جملہ قارئین کی تحریروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ یہ سلسلہ صرف وفات یافتگان کے لئے ہے۔
(ادارہ)

درخواست دعا

○ محترم مختار احمد ملہی صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے والد مکرم چوہدری محمد ناظر ملہی صاحب ایک کام کے سلسلہ میں اسلام آباد تشریف لے گئے تھے وہاں پر انہیں پیشاب کی تکلیف ہوئی فوری اپریشن کروا دیا گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ محترمہ طاہرہ عظیم صاحبہ بنت مکرم ملک محمد عظیم صاحب چک 745 گ-ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح بمراہ مکرم ملک منور احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم ملک نادر محمد صاحب مجوکہ دار العلوم غربی ربوہ بعوض حق مہر مبلغ تین ہزار مارک مورخہ 97-10-5 کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے ہر با برکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد احمد صاحب قائد مجلس ہڈیارہ ضلع لاہور کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سلیمان احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9 اخاء 1376 ہش 9 اکتوبر 1997ء

قوتِ گویائی کا استعمال

خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ جتنی چیزیں اس نے پیدا کی ہیں ان میں سے سب سے بہتر اوصاف اور خوبیاں اور قوتیں اور اہلیت رکھنے والا انسان ہے۔ ایک بات جو اسے دوسری چیزوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کے بولنے کی قوت ہے۔ وہ بولتا ہے اور اس طرح بولتا ہے کہ اس کی باتوں کی دوسروں کو سمجھ آجاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے لوگ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بات سن کر' اسے سمجھ کر' اس کے متعلق نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک بولنے کا تعلق ہے کہا جاسکتا ہے کہ مختلف لوگوں کے بولنے کے معیار مختلف ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بولنے سے انسان کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ بظاہر تو شکل سب کی ایک جیسی ہے لیکن جہاں تک بولنے کا تعلق ہے وہ آپس میں ایک دوسرے میں فرق کا پتہ دیتا ہے۔ کوئی شخص بڑی میٹھی زبان بولتا ہے۔ کسی کی زبان میں ترشی ہے۔ کوئی ہروقت مذاق کرتا ہے۔ کوئی ہروقت سنجیدہ رہتا ہے۔ کوئی کام کی باتیں کرتا ہے اور کوئی ایسی باتیں کرتا ہے جو بالکل بے معنی ہوتی ہیں۔ بولنے کا طریق ہی انسان کو دوسروں پر ظاہر ہونے کا موقعہ دیتا ہے۔ بعض لوگ بولنے سے پہلے سوچتے ہیں کہ کیا بولیں اور کس طرح بولیں۔ بعض لوگ سوچتے ہی نہیں اسی لئے کہتے ہیں کہ پہلے تولو پھر بولو۔ یہاں تولو کا مطلب ہے کہ جو کچھ آپ نے کہنا ہے اس کے متعلق سوچیں۔ اگر کہنے والی بات ٹھیک ہے اور اس موقعہ پر کہنی چاہئے تو کہیں ورنہ اس کو چھوڑ دیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرے دل میں تو جو کچھ آتا ہے میں کہہ دیتا ہوں۔ لیکن دل میں کیا آتا ہے۔ اچھا ہے یا برا ہے۔ اس کے متعلق آپ کو سوچنا چاہئے۔ اور اگر آپ سوچیں گے نہیں تو یقیناً ایسی باتیں بھی کہہ دیں گے جو آپ کو اپنے دل ہی میں رکھنی چاہئے تھیں۔ اور اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔

پس بولنے سے انسان دوسری مخلوقات سے ممتاز بھی ہو جاتا ہے اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے فرق کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے۔

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو۔ مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی صاحب ایمان کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔"

اس ارشاد میں سب سے پہلے تو یہ بات ہمارے لئے قابل عمل ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو بات کرنے کا اعزاز عطا کیا ہے اس کو اس رنگ میں استعمال کریں کہ بات کرنے سے پہلے سوچ لیں۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ دوستی بڑھے گی یا دشمنی۔ امن پیدا ہوگا یا فساد۔ ہم کسی کو خوش کریں گے یا ناراض۔ خوش کریں گے تو اچھی بات کے نتیجہ میں خوش کریں گے یا بری بات کے نتیجہ میں۔ اور ناراض کریں گے تو کیا درست بات کہہ کر ناراض کریں گے یا غلط بات کہہ کر۔ اگر ان ساری باتوں کو سامنے رکھا جائے تو انسان معاشرے میں ایک بہت مفید فرد ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ جو کچھ کہے گا سوچ کر کہے گا اور اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔ اس کے اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ پھر اس سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ کیا خدا تعالیٰ نے یہ بات کہنے کی اجازت دی ہے۔ خدا تعالیٰ کی اجازت ہمیں بلاواسطہ تو نہیں ملتی یہ تو نہیں کہ ہر شخص جب بات کرنے لگتا ہے تو اس سے پہلے خدا اس سے بولتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو۔ لیکن یہ تو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام جو نازل فرمائے ہیں ان کا اگر ہمیں علم ہو تو ہم یہ بات جان سکتے ہیں کہ کہاں خدا تعالیٰ کی اجازت ہے اور کہاں اس کی اجازت نہیں ہے۔

پس اس سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام کے سلسلے میں اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ اس بات کی تلاش میں لگے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کچھ کہا ہے اور اس پر ہم کس طرح عمل کر سکتے ہیں۔ ورنہ اگر انسان یہ چاہے کہ ہر بات کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اس سے بولے اور اسے کہے کہ یہ کرو یا یہ نہ کرو تو ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان بعض باتیں کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ضمیر اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ لیکن ضمیر بھی تو حالات اور علم سے بنتا ہے۔ ضمیر کوئی ایسی چیز نہیں کہ کہا جاسکے کہ تمام لوگوں کا ضمیر ایک جیسا ہے۔ پس اس کے لئے بھی علم کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کیا ہیں۔ اور پھر یہ عزم کرنا چاہئے کہ ان احکام کی مطابقت میں بولنا مفید ہے اور ان کے خلاف بولنا مضر۔ اسی عزم کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ گویا کہ علم حاصل ہو جانے کے بعد یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اچھی بات کرنی ہے۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث ہو اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے۔ کیونکہ دراصل بولنا مقصود حیات نہیں۔ بول کر دوسروں کو بات سمجھانا اور اپنے دل کی بات بتانا مقصود ہوتا ہے۔ اور اگر بول کر شرارت پیدا کی جائے اور ایسا بول بولیں کہ جس سے فساد برپا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم معاشرے کو منفی اقدار دے رہے ہیں اور اس میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔

پس بولنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہماری کوئی بات شرارت کا باعث نہ ہو اور ہماری کوئی بات فساد نہ پیدا کرے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم خاموش رہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بولنا چاندی ہے اور خاموش رہنا سونا۔ اگرچہ ہر حالت میں تو یہ بات درست نہیں کیونکہ جہاں سچائی کا اظہار کرنا ہو وہاں خاموش رہنا سونا کبھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چاندی بھی نہیں ہو سکتی۔ وہاں ضرور بولنا چاہئے۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ امر حق کے اظہار میں نہ رکیں۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہے وہ امر حق کا اظہار کرنا اپنے لئے لازم سمجھتا ہے۔ اگرچہ ایسا کرنے میں بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ امر حق کا کہاں اظہار کیا جائے اور کس طرح اظہار کیا جائے۔ سچی بات کو تلخی اور ترشی کے ساتھ پیش کرنے سے بھی اسے منوایا نہیں جاسکتا۔ لوگوں کے دلوں میں انقباض پیدا کر دینے والی بات بن جاتی ہے۔

پس جہاں امر حق کا اظہار لازمی ہو وہاں ضرور کیا جائے اور بہتر طریق سے کیا جائے امر حق کے اظہار پر بھی تو بعض لوگ برا بھلا تو کہنے والے ہوں گے۔ لیکن ان برا بھلا کہنے والوں کی ہرگز پرواہ نہ کی جائے۔ کیونکہ انہی کے فائدے کے لئے تو یہ بات کی جارہی ہے۔ اگر ان سے ڈر کر بات نہ کی جائے تو ان کو کیا فائدہ ہوگا۔ اور آپ کو کتنا ثواب ملے گا۔ پس امر حق کا اظہار لازم ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی یہ سوچ لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں امر حق کا اظہار کیا جائے اور کس طرح کیا جائے۔

ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر بات کہنے سے پہلے سوچ لیا جائے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے یا نہیں۔ اور جب تک ہم سوچ نہ لیں ہرگز نہ بولیں۔ اور ایسے بولنے سے تو ہر طرح گریز کریں جو شرارت کا باعث ہو اور جس سے فساد پیدا ہو۔ اگر کسی بات سے شرارت ٹپکتی ہو اور اس سے فساد پیدا ہوتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ہونٹ سی لئے جائیں اور وہ بات ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح یہ بات بھی سامنے رہنی چاہئے کہ امر حق کے اظہار میں انسان ہرگز نہ رکے سوائے اس کے کہ وہ غلط طریق پر ہو اور اس کا غلط نتیجہ نکلے۔ امر حق بھی ایسے طریق سے ظاہر کرنا چاہئے کہ دوسرے لوگوں پر اچھا اثر ہو اور ایسا کرتے ہوئے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ زبان امر حق کے اظہار سے ہرگز نہ رکے۔

بہرحال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بولنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہم اس ارشاد کے مطابق اپنی زبان کو استعمال کریں۔

عمر بھر میں نے کی ہے مزدوری
اور کھائی ہے دِین کی چُوری
میری خواہش یہی تھی بچپن سے
شکر للہ کہ ہو گئی پوری
یہ بھی احساں ہے میرے مولا کا
مجھ کو خاکی سے کر دیا نُوری

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں :-

عالم الغیب و الشہادۃ خدا ہی بہتر جانتا ہے جس نے جزا سزا کے دن ہمارے اعمال کا فیصلہ کرنا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ایک پکارنے والا، جس کی اطاعت کا انسان عہد کر چکا ہو، جس کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ ہو، کسی کو اپنی اطاعت کی طرف بلاتا ہے تو بندے کا یہی کام ہے غلام کا یہی فرض ہے کہ وہ اس آواز پر لبیک کہے۔ اور اگر کچھ مجبوریاں حائل ہو جائیں بے اختیاری اور بے بسی کی صورت پیدا ہو جائے تو پھر ان کوتاہیوں پر انسان نادم ہو اور استغفار کرے اور شرمندگی کا اظہار کرے۔ ایسی صورت میں (-) انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ چونکہ بعض بے اختیاریاں اور بعض کمزوریاں میری اطاعت کی راہ میں حائل ہو گئی تھیں اور پھر اطاعت نہ کرنے پر شرمندگی بھی مجھے بہت ہوئی اور اظہار ندامت بھی میں نے کیا اس لئے بعید نہیں کہ عالی سرکار ہمارا رب رحمان اور رحیم مجھے بخش دے اور میری کمزوریوں سے درگزر فرمائے۔ اس توقع میں ایک معقولیت پائی جاتی ہے اور ہرگز بعید نہیں کہ ایسے نادم دلوں کی توبہ قبول ہو وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ بخشش کا سلوک فرمائے۔ لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا تعلق ہے اس کی چونکہ کوئی حد نہیں اس لئے اس پر یہ پابندی نہیں لگائی جا سکتی کہ سال میں ایک دفعہ بلکہ ساری عمر میں ایک دفعہ لبیک کہنے والے کو بھی وہ بخش نہیں سکتا۔ اس کی رحمت کا اتنا بے پایاں اور بے کنار سمندر ہے کہ اس کا تصور ممکن نہیں اس لئے اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ عقل یہ تسلیم نہیں کر سکتی کہ اکاون مرتبہ کوئی شخص نافرمانی کرے اور ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ دے تو اسے بخشا جا سکتا ہے اس لئے انسان یہ فتویٰ بھی نہیں لگا سکتا۔ بالعموم یہ نتیجہ تو ضرور نکالا جا سکتا ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے بھی وہی سلوک کرے جو بے وفاؤں سے کرتا ہے، یہ ہو نہیں سکتا کہ جو اطاعت کے عادی ہوں اور سمعاً و طاعتاً کی آواز بلند کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ وہی سلوک فرمائے جو بغاوت کے عادی بندوں سے فرمائے گا یہ ایک بالکل الگ مسئلہ ہے۔ لیکن ساتھ یہ کہہ دینا کہ ایک دفعہ آنے والا بخشا نہیں جا سکتا یہ بھی غلط ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی رحمت پر قدغن لگانے کے مترادف ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ سال میں ایک دفعہ کیا اگر ساری زندگی میں ایک دفعہ ندامت بھرے دل کے ساتھ خدا کی آواز پر اگر کوئی لبیک کہے اور پھر وفاداری (اختیار) کرے اور اس ایک لبیک کے ساتھ بقیہ زندگی کی وفا کے وعدے شامل ہوں تو نہ صرف یہ کہ بعید نہیں بلکہ اپنے رب کی رحمت پر ہماری توقع یہی ہے کہ وہ اسے بخش دے گا اور اس سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے گا۔ لیکن یہ دو انتہائیں ہیں۔ ان کے درمیان عموماً جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو (-) یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے بہتر یہی ہے، (-) کہ اس کا ہر سانس اطاعت میں گزرے (-) حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ کہ کوئی رات تم پر ایسی نہ گزرے جو تمہاری اطاعت پر یہ گواہی نہ دے رہی ہو کہ تم نے (-) کے احکام کی پابندی میں وقت بسر کیا۔

(کلام الٰہی) پر نظر ڈالنے سے ایک یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے اور ایک یہ منظر بھی سامنے آتا ہے کہ خدا کے عارف بندے جو تقویٰ اور عبادت میں غیر معمولی مقام رکھنے والے تھے جو انعام کی آخری منازل تک پہنچنے کی سعادت پا گئے اور وہ انعام جو سب سے بالا انعام ہے خدا تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا وہ تو ڈرتے ڈرتے راتیں بسر کرتے رہے اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرتے رہے، ایک ایک لحہ سے خائف رہے، اور کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایک لحہ بھی خدا کی اطاعت سے باہر نہ گزرے ان کے اس طرز عمل سے ایک بہت ہی دلکش تصویر سامنے ابھرتی ہے حقیقت یہ ہے کہ زندگی اسی طرح بسر ہونی چاہئے۔

پس جہاں کمزوروں اور گنہگاروں کا ایک منظر ہے اس میں بھی مایوسی کا کوئی سوال اس لحاظ سے نہیں کہ خدا کی رحمت سے بخشش بعید نہیں۔ لیکن جہاں تک تقویٰ کے اعلیٰ تقاضوں کا تعلق ہے، فرمانبرداری کے حقوق کا تعلق ہے، بندگی کے حقوق کا تعلق ہے، آقا اور غلام کے تعلقات کے آداب کا تعلق ہے، بہتر اور صحیح صورت حال وہی ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرمائی کہ (صاحب ایمان) کی راتیں بھی ڈرتے ڈرتے بسر ہونی چاہئیں اور اس کے دن بھی ڈرتے ڈرتے بسر ہونے چاہئیں اور کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اطاعت کے باہر کوئی سانس نہ آئے اور اطاعت کے باہر کوئی قدم نہ جائے۔

ان دو تصویروں کے درمیان خدا کی بے انتہا مخلوق ہے کوئی ایک کنارے پر کھڑی ہے کوئی دوسرے کنارے پر اور ہر ایک کے معاملات الگ الگ ہیں۔ انسان نہ کسی انسان کے دل کی تہہ تک اتر سکتا ہے نہ اس لائق ہے کہ کسی پر فتویٰ لگا سکے، نہ اسے یہ توفیق ہے کہ خود اپنے ہی دل کا راز معلوم کر سکے۔ اور بسا اوقات غفلت کی حالت میں بسر کرنے والا اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہوئے بسر کر رہا ہوتا ہے حالانکہ اندرون خانہ اس کے اندر اس کی نیتوں کی کجیاں اور نیتوں کے فتور اس کے اعمال کو کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو ایک یہ پہلو بھی ہے جس کی وجہ سے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان کو یہ پہلو انکساری سکھاتا ہے، خدا ہی کے حضور جھکنا نہیں سکھاتا بلکہ بندوں کے مقابل پر بھی انکساری سکھاتا ہے۔(-)

ایسا ہی ایک نظارہ (کلام الٰہی) نے ہی (-) لئے محفوظ کیا۔ تاکہ یہ منظر بھی ہماری نظر سے اوجھل نہ رہے۔ حضرت یونسؑ کی قوم کی تصویر (-) کس طرح اس قوم کو باوجود اس کے کہ دن رات گناہوں میں اس درجہ ملوث تھی کہ خدا کی تقدیر نے ساری قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا اور ایسا قطعی فیصلہ کیا کہ وقت کے نبی کو اس دن سے مطلع فرما دیا اس صبح سے آگاہ کر دیا جس صبح اس قوم کی صف لپیٹی جانی تھی۔ اس نے حضرت یونسؑ کو ہدایت فرمائی کہ تم اس جگہ کو چھوڑ کر یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ وہ اس درجہ گناہوں سے آلودہ بستی تھی اور اس میں اس کثرت سے گناہ گار تھے کہ ان کے اندر شائد ایک بھی ایسا معصوم موجود نہیں تھا جس کے صدقے ان کو بخشا جا سکتا۔ (-) جسے بچائے جانے کے لائق قرار دیا ہے۔ وہ ایک ہی شخص خدا کا بندہ یونسؑ تھا اور وہ بستی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اس سے زیادہ گنہگار بستی کا تصور ممکن نہیں اس کے باوجود جب وہ گنہگار لوگ اپنے بیوی بچوں کو لے کر ان کے چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورتیں، بوڑھے اور جوان اور ان کے جانور بھی سارے کے سارے خالصتاً للہ خدا سے بخشش مانگنے کے لئے ایک میدان میں اکٹھے ہوئے اور ان کی گریہ و آزاری سے ایک شور قیامت برپا ہوا اس لئے کہ وہ خدا کے حضور روئے اور چلائے اور آہ و بکا کی، اس کے حضور گرے اور تڑپے اور بے قرار ہوئے اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا تو خدا کی رحمت کی ایک عجیب شان ظاہر ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وقت کے نبی کو مطلع فرما دیا گیا تھا کہ اس قوم کی ہلاکت کا دن آ پہنچا ہے اور منحوس صبح طلوع ہونے والی ہے جس صبح کو اس قوم کی صف لپیٹ دی جائے گی، خدا کی رحمت نے اس وعید کو ٹال دیا اور قوم کو نجات بخشی۔

(از خطبہ فرمودہ 6- جون 1986ء)

یاد ماضی

الفضل 14- اگست 1958ء

قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ کی خدمات

1 - 25 فروری 1947ء کو لنڈن سے یہ اعلان ہوا کہ :-

"برطانوی گورنمنٹ جون 1947ء تک تمام اختیارات ہندوستان کو سپرد کر دیگی"۔

اب سب سے بڑی مشکل پاکستان کے حاصل کرنے میں پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی۔ جسے ہندوؤں اور سکھوں کی تائید حاصل تھی۔ اس لئے پنجاب کی اسمبلی کا اس صورت میں مسلم لیگ کی خواہش کے مطابق پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرنا ناممکن تھا۔ اور پنجاب کے بغیر پاکستان بن نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ میں کانگرس کا بہت اثر ورسوخ تھا۔ اس لئے مسلم لیگ نے حکومت پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں کے پاس اپنا خاص وفد بھیج کر کوشش کی کہ وہ مسلم لیگ کے ساتھ اتفاق کر لیں مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ تب امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی اس روک کو دور کرنے کے لئے کوشش فرمائی جس کی موجودگی میں صحیح معنوں میں پاکستان بن ہی نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے ملک خضر حیات خاں صاحب کو ایک خط لکھا اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ان کے پاس بھیجا۔ جس کے بعد ملک خضر حیات صاحب نے 3 مارچ کو مع اپنی وزارت کے استعفیٰ گورنر کے پاس بھیج دیا اور مسلم لیگ کے لئے میدان خالی کر دیا۔

اس کے متعلق ٹریبون نے اپنی اشاعت 5 مارچ 1947ء میں لکھا:-

"معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خاں نے یہ فیصلہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کی تازہ ایجی ٹیشن کے دوران میں جماعت احمدیہ کے امام نے خضر حیات خاں کو خط لکھا کہ وہ لیگ کے سامنے جھک جائیں۔ یہ خط سر محمد ظفر اللہ خاں کے ذریعے بھیجا گیا تھا۔ جنہوں نے اپنے امام کی ہدایت کی پر زور تائید کی۔ ملک خضر حیات خاں صاحب نے سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو لاہور مشورہ کے لئے بلایا۔ جس کے بعد ملک صاحب نے وہ بیان دیا جو کہ اخبارات میں شائع ہوا۔

اس سے مسلمانوں کو من حیث الجماعت بہت خوشی ہوئی۔ قائد اعظم محمد علی جناح کو جو خوشی ہوئی وہ ان کے مارچ کے بیان سے ظاہر ہے جو انہوں نے بمبئی سے جاری کیا۔

"مجھے آج صبح یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ ملک خضر حیات خاں نے اپنا اور اپنی کابینہ کا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ دانشمندانہ ہے اور یہ توقع ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب اس نیک مثال کی تقلید کریں گے"۔

اس کے بعد جب ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ مکرمی درد صاحب (وفات یافتہ) قائد اعظم سے ملے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کا بہت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ نے نہایت آڑے وقت ہماری مدد کی۔ اور کہا:-

"I can never forget it"

کہ میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔

2- جب اخبارات میں تقسیم پنجاب کا ذکر ہوا تو امام جماعت احمدیہ نے اس تقسیم کو روکنے کے لئے بھی کوشش کی۔

قائد اعظم محمد علی جناح کو بھی تار دیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے وزیر اعظم حکومت انگلستان کو بھی تار دیا گیا۔ کہ پنجاب کی تقسیم خلاف عقل اور خلاف انصاف ہے۔ (الفضل 24 مئی 1947ء) کیونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اس لئے انصافاً وہ مسلمانوں کا حصہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

خالدہ بانو

محترم شیخ لعل محمد صاحب

میرے ابا جی محترم شیخ لعل محمد صاحب اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے (آمین) نے 10 جنوری 1995ء کی شام وفات پائی۔ ان کا سن پیدائش 2 جنوری 1911ء تھا۔ تقسیم سے قبل موضع موگہ ضلع فیروز پور کے رہنے والے تھے۔ اپنے پاکیزہ کردار اور علمی ذہنیت کے باعث جوانی میں ہی مولوی صاحب کے نام سے موسوم تھے۔ ایام جوانی میں کچھ مہینے تحصیل علم کے لئے قادیان رہے جہاں گزارے ہوئے ایک ایک لمحے کا اثر تادم مرگ رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ ان کے خطبات کا ذکر کرتے کرتے اکثر آواز بھرا جاتی تھی۔ اپنے ہر محسن کا ذکر نہایت اعلیٰ الفاظ میں کرتے۔ خاص طور پر حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا عزیز احمد صاحب جن کے ہاں عرصہ چھ سال ملازمت کی آخیر دم تک اس صحبت کی یادوں سے لطف اٹھاتے رہے۔ اور ہمیں بھی اس لطف میں شامل کر لیتے۔

قیام پاکستان کے بعد قبلہ والد صاحب اوکاڑہ شہر میں قیام پذیر ہو گئے اور چھوٹی سی تجارت شروع کر دی۔ ساتھ ساتھ جماعتی سرگرمیوں میں بہت شوق اور لگن سے حصہ لیتے رہے۔ مربیان سلسلہ کی غیر موجودگی میں خطبات دیتے۔ نکاح پڑھا دیتے بابرکت ایام میں درس دیتے تھے جو اب تک بھی میرے لئے روح افزاء ہیں۔ جماعتی امور خاص طور پر جائیداد کی خرید و فروخت اور تعمیر سے متعلق معاملات میں آپ کے مشورے کو ترجیح دی جاتی تھی۔ موجودہ بیت الذکر کی تعمیر قبرستان کی چار دیواری اور حلقہ جات کی بیوت کی تعمیر میں پوری تندہی سے حصہ لیا۔ اور کئی کئی دن کھڑے ہو کر کام کی نگرانی کرتے رہے۔ آخری آٹھ دس سال حلقہ سیٹھ کالونی کی بیت الذکر میں عشاء پڑھاتے رہے۔ تلاوت سے بہت پیار تھا۔ نصف رات کے بعد میں نے انہیں اکثر خوش الحانی سے تلاوت کرتے پایا۔ آخری دو تین سالوں میں کثرت سے حفظ کیا موسم سرما کے آغاز بلکہ نومبر سے ہی ہفتے میں دو دن پیر اور جمعرات کے نفلی روزوں کا آغاز کر دیتے جو مارچ اپریل تک جاری رہتے ساتھ میرا بھی حصہ پڑ جاتا۔ کہ ان کے ساتھ کبھی کبھی میں بھی روزہ رکھ لیتی۔ کئی دفعہ خود ہی میری طبیعت کا اندازہ لگا لیتے کہ آج ٹھیک نہیں جیسی تیسی ایک روٹی پکا کر اپنا گزارہ کر لیتے۔ صبح ناشتے کے لئے جب میں کہتی تو بتاتے کہ روزہ ہے مجھے بہت افسوس ہوتا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ مجھے اٹھا لیتے لیکن پھر میری طبیعت کا حوالہ دے کر کہتے کہ "میں نے سوچا بے آرام ہو گی دیر سے سوئی ہے۔"

قویٰ کمزور ہو گئے تو جماعتی اخبارات اور رسائل کا مطالعہ ہی وقت گزاری کا بہترین مشغلہ تھا۔ مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا شوق تو جوانی سے تھا۔ بے شمار حوالہ جات زبانی یاد تھے۔ تقریروں کی تیاری میں میں ان سے ہمیشہ مدد لیتی۔ شعر کہنے اور سننے کا بھی بہت ذوق تھا۔ میں اس معاملے میں پھوہڑ واقع ہوئی ہوں کئی دفعہ لفظوں کی بے وزن ادائیگی پر ڈانٹ پڑ جاتی۔ خود بھی کچھ شعر کہے ہیں مگر وہ سب مناجات کی شکل میں ہیں۔ تدریسی فرائض کی ادائیگی میں میں اکثر مشکل الفاظ اور اشعار کی توضیح ان سے کروا لیتی۔

بناوٹ اور تصنع سے کلیتاً نفرت تھی۔ صاف گوئی کی عادت تھی خدا کی خوشنودی ہمیشہ پیش نظر رہی۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ تقویٰ کو ملحوظ رکھا۔ نام و نمود کی ذرہ بھر خواہش نہ تھی۔ زندگی کا رنگ ڈھنگ درویشانہ تھا اپنے ہاتھ سے پیسوں کے علاوہ بارہا نئے کپڑوں کے جوڑے مانگنے والوں کو ہم سے نظر بچا کر دے دیتے۔ مال و زر کی بالکل حرص نہ تھی۔ اکثر کہتے دولت کا کیا مانگنا۔ جسے سو ملا اس سے نے سو کا حساب دینا جسے ہزار ملا اسے ہزار کا حساب دینا۔ مشورہ ہمیشہ دیانت پر مبنی ہوتا۔ قدرت نے حکمت اور فراست غیر معمولی دی تھی اکثر معاملات کے جن ممکنہ نتائج کی نشان دہی کرتے زیادہ تر ویسے ہی ہوتا۔ بڑھاپے میں اکثر ایسے ہوتا کہ بیٹھے بیٹھے غنودگی میں غیر معمولی باتوں کا اظہار کر دیتے اپنی وفات کے متعلق بھی اسی طرح کے اظہار کر دیا تھا۔ امام جماعت عزیز و اقارب اور خصوصاً میرے لئے بے شمار دعائیں کیں۔ دعاؤں کے ساتھ ایک اور صفت بھی تھی کہ نتائج کو خدا پر چھوڑ دیتے اور جو بہتر ہوتا اس پر راضی ہو جاتے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل کلام الٰہی بھائی سے اپنے خرچ میں سے منگوایا۔ اور بعد میں میں نے دیکھا کہ "بہت خوشخطی سے اس پر میرا نام اور تاریخ لکھی تھی۔ میرے لئے دعاؤں کے علاوہ ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔ ہم آٹھ بہن بھائی سب اللہ کے فضل سے اپنے گھروں میں خوش ہیں اور حتی المقدور جماعتی خدمت میں شامل ہیں مجھ سے بڑے بھائی شیخ طارق محمود صاحب اس وقت نائب امیر ضلع و سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جی کو جنت میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین

آپ کا خط ملا

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب

جس رات آپ کی اہلیہ صاحبہ کی وفات ہوئی ہے۔ بہت کوشش کی کہ آپ کو آ کر ملوں۔ انسان کی مجبوریاں آڑے آتی ہیں اور وہ من چاہی کرنے سے رہ جاتا ہے۔ یہی میرے ساتھ ہوا۔ اس رات موت کا احساس اس طرح رہا کہ اس نے اپنا آپ منوایا۔ یہاں تک کہ ایک مضمون بھی اسی رات کو لکھا گیا۔ جو بھجوا رہی ہوں۔ اس میں کچھ جھوٹ نہیں شاید یہ مضمون ان ہی کے لئے لکھا گیا۔

سبز پتے زرد پتے والا مضمون آج کے الفضل میں ہے۔ مجھے بھی چند دن قبل زرد پتوں اور سبز پتوں کا تصور رہا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب۔

ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

بھتیجے کی بیماری کے سلسلہ میں یونیورسٹی ہسپتال کے ڈاکٹر نے سپانسر کیا۔ جرمنی جانے کا موقع ملا۔ زہے نصیب جرمنی کا جلسہ بھی قریب تھا بھاگ دوڑ کر کے جرمنی چلی گئی۔ وہاں حضرت صاحب سے ملاقات کی سعادت بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ حضرت صاحب نے ملاقات پر فرمایا "لکھتی بہت اچھا ہیں"۔

خدا کے حضور چند دعائیں جو شعروں میں ڈھل گئیں ہدیہ قارئین الفضل ہیں۔ گر قبول افتد۔ شاید انہیں پسند آئیں تو درجہ قبولیت پائیں۔ کاش ایسا ہو۔ آمین۔

O

نہ میں تاج چاہتی ہوں نہ کہوں گی تخت دے دے
مجھے اپنی رہ گذر میں وِلے پیش رفت دے دے

مرے نخلِ آرزو میں نہ ہو زرد کوئی پتّا
ہو گھنی سی جس کی چھاؤں مجھے وہ درخت دے دے

وہ دعائیں ساری سن لے جو کبھی مجھے ملی تھیں!
انہیں لوریوں کی مولا۔ مجھے بازگشت دے دے

مرا عزم ہو مصمّم مرا دل ہو ایک صحرا!
مجھے کوہ اک عطا کر۔ مجھے ایک دشت دے دے

جو ترے حضور روئے جو ترے حضور تڑپے!!
تری رہ میں جو فدا ہو دلِ لخت لخت دے دے

مری منزلوں کی رہ میں ذرا دھند آگئی ہے
ہو کرن کرن اجالا مجھے ایسا بخت دے دے

مرے دل کا آئینہ تھا بڑا آبدار عظّمت
ذرا گَرد جھاڑ لُوں مَیں۔ مجھے اتنا وقت دے دے

فہمیدہ منیر - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبدالشکور

بڑھاپے کے اثرات سے بچاؤ

بڑھاپے کے اثرات سے کافی حد تک بچاؤ اور اسے بہتر بنانے کے لئے دیکھ بھال "Maintenance" کی ضرورت ہے ورنہ عمر رسیدگی اپنے وقت سے پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی مشین یا گاڑی کی کارکردگی بہتر اور اس کو صحت مند رکھنے کے لئے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح انسانی جسم کو بڑھاپے Aging کے منفی اثرات سے Maintenance دیکھ بھال کے ذریعہ بچایا جا سکتا ہے۔ اور مزید ٹوٹ پھوٹ کو کسی حد تک روکا یا لیٹ کیا جا سکتا ہے Wear and Tear ٹوٹ پھوٹ کے منفی اثرات سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

جسم کی عدل کے ساتھ حفاظت کرتے ہوئے اور Laws of life پر عمل کرتے ہوئے عمر رسیدگی کی پیچیدگیوں سے محفوظ اور عمر میں کسی حد تک اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ (کلام الٰہی) اور دین حق بھی ہم سے یہی تقاضا کرتے ہیں۔

یورپ اور جاپان۔ چین اور خصوصاً قازغستان کے لوگوں کی عمر کی شرح 90 سے 110 سال تک ریکارڈ پر ہے جب ان لوگوں پر Study کی گئی تو یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ یہ لوگ ہمیشہ Laws of life پر عمل کرتے ہیں۔

عمر بڑھانے کے اصول

1۔ (Laws of life) ازدواجی زندگی۔ ازدواجی زندگی کو خوش کن اور دینی تعلیم کے مطابق بنایا جائے جس سے حقیقی زندگی پورے معیار کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ اور دائمی خوشی اور سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کے جسم پر مثبت اچھے اثرات ہوتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی نشوونما توانائی کے ساتھ ذہنی توازن برقرار رہتا ہے جس سے عمر اور صحت مند جسم ترقی پاتا ہے۔ اور زندگی میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ جس طرح دیکھ بھال کی ہوئی مشین کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسانی جسم جو صحت مند ہوتا ہے کی زندگی بڑھتی ہے۔

2- زندگی و صحت سے عدل: عدل کے ساتھ زندگی کے ہر عمل یعنی کھانے پینے۔ اٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے کے اوقات کی پابندی کرنا۔

3۔ اپنے آپ کو ہر وقت مقررہ کام کے اوقات میں مصروف رکھنا۔ اور مقررہ وقت پر آرام کرنا۔

4۔ نوکری یا کام سے خوش رہنا ایسے رویے سے کام کی ترقی اور خوشحالی سے صحت اور عمر پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ اور عمر رسیدگی سے بچاؤ بھی میسر آتا ہے۔

5۔ افسردگی۔ مایوسی۔ ذہنی بوجھ Depression, Tension سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے تا خوشحالی اور بحالی صحت ہمیں عمر رسیدگی اور اس کے بد اثرات بچا سکے۔

6۔ سمارٹ اور چست:۔ اچھے لباس کا استعمال تا حیات صفائی اور نفاست کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے اس کے جسم اور روح پر مفید اثرات پڑتے ہیں۔ سمارٹ لباس سے آدمی چست رہتا ہے۔ اس کے ساتھ حسب ضرورت و عادت دوسری اشیاء مثلاً گھڑی، رومال، کنگھی، چھڑی وغیرہ کا استعمال ہمیشہ جاری ساری رکھنا چاہئے۔

7۔ تین وقت کھانا کھانے کی عادت جاری رکھنی چاہئے غذا عمر کے مطابق اور کم چکنائی والی استعمال کی جائے۔ کسی ایک وقت کے کھانے کو ساری حیاتی میں ختم نہیں کرنا چاہئے۔ کھانا وقت پر اور بھوک رکھ کر کھائیں۔ پھر صحت پر اچھے اثرات ہوتے ہیں۔

8۔ عمر کے مطابق اور ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق ورزش کرنی چاہئے اور اس عمل یعنی صبح کی سیر ورزش اور چہل قدمی کو تمام عمر بھر جاری رکھنا چاہئے۔

9۔ ہمیشہ اپنے آپ کو پریشان اور ہر قسم کے آلودہ ماحول (آلودہ آواز یعنی شور اور گندی فضا) سے بچایا جائے۔

10۔ آرام کے وقت آرام اور غیر ضروری آرام کی عادت سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

11۔ سال میں کم از کم دو تین ہفتوں کے لئے سیر پر جانا اور مزید دوستوں سے میل جول رکھنا ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے۔

12۔ بیماری کا موقعہ پر ہی علاج کروانا۔ اور ذہن کو بیماری کے وہم سے محفوظ رکھنا چاہئے۔

13۔ ہر حال۔ ہر ماحول اور سب سے خوش رہنا صحت مند ذہن کی نشوونما کے لئے ضروری امر ہے۔ اس طرح انسان ذہنی آزردگی سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

14۔ سبزیوں۔ پھل اور گوشت کا مناسب استعمال بھی اچھی صحت اور زندگی کی بحالی کے لئے ضروری ہے۔ اگر بیمار ہے تو ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق غذا کا استعمال کیا جائے۔

15۔ وزن کو کنٹرول کرنے کے لئے آٹا۔ چاول چینی کا مناسب استعمال اور اس کے ساتھ سیر۔ ورزش اور چہل قدمی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

16۔ کسی بیماری کا خود علاج نہ کیا جائے بلکہ ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے۔

یاد رکھو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے خبیث اور طیب بھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کرو۔

زندگی کا پتہ اعتبار نہیں معلوم نہیں آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

چوہدری خالد سیف اللہ خان - سڈنی

حضرت چوہدری محمد خان صاحب

نمبردار موضع گل منج ضلع گورداسپور

حضرت چوہدری محمد خان صاحب موضع گل منج گورداسپور کے رہنے والے تھے جو قادیان سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان کتبہ 362 پر لکھا ہے "چوہدری محمد خان ولد چوہدری ملنگ خان نمبردار موضع گل منج وفات 16.1.36 عمر 65 سال" اس حساب سے آپ کی تاریخ پیدائش 1871ء بنتی ہے۔ آپ نے نوجوانی میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ کو احمدیت کا پیغام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود ذاتی طور پر دیا تھا۔ اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ایک بار آپ اپنے ایک ہم عمر عزیز چوہدری رانجھے کے ساتھ اپنی منج راجپوت برادری کے ایک گاؤں موضع کھبے ضلع امرتسر گئے ہوئے تھے۔ قادیان کے رستے پیدل اپنے گاؤں کو واپس آرہے تھے کہ بیت اقصیٰ کے پاس سے گزر ہوا۔ عصر کا وقت تھا۔ چوہدری محمد خان اپنے ہمراہی سے کہنے لگے کہ آؤ یہاں عصر پڑھ لیتے ہیں ورنہ وقت جاتا رہے گا۔ چنانچہ وہ دونوں بیت الاقصیٰ میں داخل ہوئے۔ عبادت ہو چکی تھی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ گھر واپس جانے کے لئے اپنا جوتا پہن رہے تھے۔ چوہدری محمد خان نے حضرت صاحب کو سلام عرض کیا جس کے جواب میں بڑی عمدگی سے انہوں نے جواب دیا اور جوتا اتار کر پھر صف پر تشریف فرما ہو گئے۔ ان دونوں نے وضو کیا۔ اس زمانہ میں وضو کی ٹوٹیاں بیت اقصیٰ کے صحن کے اوپر ہی ہوا کرتی تھیں۔ جب ان دونوں نے عبادت کر لی تو حضرت صاحب نے چوہدری محمد خان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا آپ کے ہاں میرے اشتہار پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے اشتہار تو دور دراز کے جزیروں میں پہنچ چکے ہیں آپ کا گاؤں کتنی دور ہے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ یہی کوئی چار کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ چلو میں آپ کو اشتہار دیتا ہوں چنانچہ آپ ان دونوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر (الدار...) میں لے آئے۔ بیت المبارک کے ساتھ والے کمرہ میں صف بچھی ہوئی تھی اور اس پر کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے کمرہ کی ایک الماری کھول کر فرمایا کہ تمہارے گاؤں میں جتنے پڑھے ہوئے ہیں اتنے اشتہار لے لو۔ چوہدری صاحب کہا کرتے تھے کہ ہمارے گاؤں میں پڑھے لکھے تو دو تین ہی تھے لیکن میں نے پندرہ اشتہار اٹھا لئے اور واپس اپنے گاؤں آگیا۔ ان کے والد چوہدری ملنگ خان گاؤں کے نمبردار اور معزز زمیندار تھے۔ رواج کے مطابق شام کو کام کاج سے فارغ ہو کر لوگ ان کے ہاں آ کر بیٹھا کرتے تھے۔ چوہدری محمد خان نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ مجھے مرزا صاحب نے یہ اشتہار دیئے ہیں۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں چنانچہ ایک آدمی نے دیا پکڑا اور چوہدری صاحب نے اپنے والد اور موجود حاضرین کو وہ اشتہار پڑھ کر سنایا جسے سن کر ان کے والد صاحب خاموش رہے اور کسی مخالف یا موافق ردعمل کا اظہار نہ کیا۔ موضع گل منج سے کوئی چار کوس کے فاصلہ پر ہی سیکھواں نامی گاؤں تھا جہاں حضرت میاں جمال دین۔ حضرت میاں خیر دین اور حضرت میاں امام دین رہا کرتے تھے (حضرت مولانا جلال الدین شمس کے والد۔ تایا اور چاچا) چوہدری صاحب کی ان سے واقفیت تھی اور بٹالہ میں ان سے کئی بار مل چکے تھے اور ان کی زبانی معلوم ہو چکا تھا کہ وہ احمدی ہو چکے ہوئے ہیں حضرت صاحب کی ملاقات اور اشتہار نے چوہدری محمد خان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ اگلی ہی صبح سیکھواں میاں صاحبان کے پاس پہنچ گئے۔ یہ تینوں بھائی بہت مخلص احمدی تھے (حضرت صاحب کے خصوصی رفقاء میں شامل تھے) اور ان سے حضرت صاحب سے ملاقات اور اشتہار کا تذکرہ کر کے ان کی رائے طلب کی۔ انہوں نے حضرت صاحب کے دعویٰ کی وضاحت کی اور بتایا کہ ہم تو احمدی ہو چکے ہوئے ہیں آپ بھی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب سیکھواں سے سیدھے قادیان چلے گئے۔ قادیان پہنچ کر آپ نے بیعت کی درخواست کی جو منظور ہوئی اور یوں بیعت کر کے آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

چوہدری محمد خان صاحب نے جس روز بیعت کی وہ جمعہ کا روز تھا۔ بیعت کے بعد آپ نے گاؤں واپس جانے کی اجازت طلب کی تو حضرت صاحب نے فرمایا ابھی ٹھہرو۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں آپ اگلے جمعہ تک ٹھہرے اور جمعہ پڑھ کر اجازت لے کر گاؤں واپس چلے آئے۔ اس کے بعد تو یہ معمول بن گیا کہ ہر جمعہ قادیان میں پڑھا کرتے تھے اور عیدوں جلسوں وغیرہ میں شامل ہوتے تھے۔

بیعت کے بعد ایک روز جب چوہدری محمد خان حضرت صاحب کے پاؤں دبا رہے تھے تو جھجکتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے میری دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارا وظیفہ یہی ہے کہ نماز سنوار کر ادا کیا کرو اور استغفار کثرت سے پڑھا کرو بعد میں ایک مرتبہ پھر جب آپ ایسے ہی پاؤں دبا رہے تھے تو پھر یہی عرض کیا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حماس کے بانی کا والہانہ استقبال

اسرائیل میں تشدد کی وارداتیں کرنے والے تنظیم حماس کے بانی شیخ احمد یاسین جب اپنے شہر غزہ پہنچے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ ان کو صحت کی خرابی کی وجہ سے اسرائیل نے عمر قید سے رہا کر دیا ہے ان کی سرگرمیوں کی بناء پر آٹھ سال قبل ان کو جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ حماس کی سرگرمیوں سے لاتعلقی رکھنے والے بلکہ مخالفوں نے بھی شیخ احمد یاسین کا ہیرو کی طرح سے خیر مقدم کیا۔ سارا شہر اپنے لیڈر کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امڈ پڑا تھا۔ اس سے قبل جب ان کو رہا کیا گیا تو ان کو اردن کے شاہی ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا جہاں شاہ حسین نے ان کی مہمانداری کی اور فلسطینی صدر یاسر عرفات نے ان سے ملاقات میں والہانہ طور پر ان کو پیار کیا۔

شیخ احمد یاسین نے کہا ہے کہ اسرائیل کو جان لینا چاہئے کہ ہم امن چاہتے ہیں لیکن اگر اسرائیل نے اپنا رویہ نہ بدلا تو ہم اپنے دفاع پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے اپنے اس ابتدائی بیان میں تشدد کی کارروائیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

شیخ احمد یاسین کی جماعت یعنی حماس کو متشدد فلسطینیوں کا گروہ کہا جاتا ہے جو اسرائیل میں تشدد اور بم دھماکوں کی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور عام طور پر فلسطینیوں کی اکثریت اس پارٹی کے انتہا پسندانہ نظریات کی وجہ سے ان کو پسند نہیں کرتی۔ فلسطینی اتھارٹی بھی حماس کے سرگرم کارکنوں کی پکڑ دھکڑ کرتی رہتی ہے۔ لیکن ان کی رہائی پر شاہ حسین اور فلسطینی صدر یاسر عرفان نے ان کا بھرپور خیر مقدم کیا۔

ان کو جس طرح سے عوامی پذیرائی ملی ہے اس سے اسرائیل کو یہ بات سمجھ جانی چاہئے کہ اسرائیل کے انتہا پسندانہ اقدامات کی وجہ سے اب عام فلسطینی بھی حماس کی انتہا پسندانہ کارروائیوں کو پسند کرنے لگے ہیں اور یہ بات مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے نیک فال نہیں ہو گی۔ اسرائیل کے وزیر اعظم جس طرح بیت المقدس میں اسرائیلی بستیاں بسانے پر اصرار کر رہے ہیں اس نے مشرق وسطیٰ کے امن کو شدید اور سنگین خطرات سے دوچار کر دیا ہے اور اگر اس کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ کا امن جنگ کے شعلوں کی نذر ہو جائے تو یہ بات غیر متوقع نہ ہو گی۔ اسرائیل کو جان لینا چاہئے کہ وہ جنگ کی طرف بڑھ رہا ہے اور عربوں نے امن کی جو قیمت دی تھی وہ اس سے بہت بڑھ کر مطالبہ کر رہا ہے۔

○○○

خلیج کی جنگ کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی

اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے متاثرین خلیج جنگ 1991ء کی طرف سے دو لاکھ 28 ہزار 575 افراد کو 568 ملین ڈالر (57 کروڑ 50 لاکھ ڈالر) کی رقم ادا کر رہی ہے۔ یہ ادائیگی اس رقم سے کی جا رہی ہے جو عراق کے تیل کی فروخت سے حاصل کی جا رہی ہے۔ خلیج کی جنگ کے متاثرین نے جو دعوے داخل کرائے تھے ان میں بعض کے دعوے ایک ایک لاکھ ڈالر تک تھے لیکن اب جو رقوم ادا کی جا رہی ہیں وہ اڑھائی ہزار ڈالر فی کس ہیں۔ یہ رقوم وصول کرنے والوں میں زیادہ تعداد مصر کے ورکروں کی ہے۔ یہ لوگ عراق یا کویت میں کام کر رہے تھے اور جنگ کی وجہ سے ان کو اپنے کاروبار چھوڑ کر ملک سے بھاگنا پڑا تھا۔

○○○

امریکی وزیر خارجہ اسرائیل کی حمایت میں

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا ہے کہ اسرائیل جو بستیاں بسا رہا ہے وہ جائز اور قانونی ہیں۔ تاہم ان کے بیان کی توضیح کرتے ہوئے ان کے ملک نے کہا ہے کہ اس سے مشرق وسطیٰ کے تنازعہ میں کوئی اضافہ مقصود نہیں ہے اور نہ ہی اس سے عالمی قوانین کی خلاف ورزی کی کوئی صورت نکالنی جانی چاہئے۔ ان کے ترجمان نے مزید کہا ہے کہ ان کے بیان سے امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ یاد رہے کہ امریکہ کئی سال سے اس بارے میں گومگو کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔

امریکی خاتون وزیر خارجہ نے یہ بات اس وقت کہی جب ان سے سوال کیا گیا کہ 1993ء کے اوسلو معاہدے کے تحت کیا چیز جائز ہے اور کیا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ایک ٹیکنیکل سوال کا جواب تھی جس میں یہ کہا گیا کہ اوسلو معاہدے کے تحت اسرائیلی بستیوں کے قیام کو روکا نہیں گیا تاہم اس سے یہ مراد نہیں کہ نئی بستیوں کا کوئی ذکر کیا جا رہا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کے بیان کو جس طرح ان کے ترجمان نے گول مول کرنے کی کوشش کی ہے اس سے اصل حقیقت پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اب یہ بات واضح ہے کہ امریکہ بھی اسرائیل کی حمایت میں کھل کر سامنے آگیا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ چنانچہ وہ اس پر عمر بھر عمل پیرا رہے۔ آپ کی روایات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ (-) میں درج فرمائیں۔

1905ء میں حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب وفات پا گئے۔ اسی زمانہ میں حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب بھی فوت ہو گئے۔ خود حضرت صاحب کو بھی قرب وفات کے الہامات متواتر ہو رہے تھے۔ حضرت صاحب کو اس بات کا بڑا فکر تھا کہ علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے لیکن ان کے قائم مقام سامنے نہیں آ رہے۔ حضرت صاحب نے 1898ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اسی غرض کے لئے جاری فرمایا تھا کہ بچے دنیا کے علوم خدمت دین کے لئے سیکھیں۔ 1905ء کے اواخر میں قادیان کے ایک جلسہ میں حضرت صاحب نے ان باتوں کو بیان فرمایا۔ اس جلسہ میں چوہدری محمد خان بھی موجود تھے آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کی باتیں سن کر میرا دل رقت سے بھر گیا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اس وقت ان کی شادی ہو چکی تھی لیکن ابھی اولاد کوئی نہ تھی۔ آپ نے اشکبار آنکھوں سے اپنے دل میں دعا کی اور خدا سے وعدہ کیا کہ اے خدا اگر تو مجھے دو بیٹے دے دے تو میں ایک کو تو تعلیم دلواؤں اور دوسرے کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھاؤں۔ اللہ کی قدرت کہ اس کے بعد ان کے ہاں پانچ بیٹے پیدا ہوئے جن میں سے تین نو عمری میں فوت ہو گئے اور دو مانگے تھے تو عمر پانے والے دو بیٹے ہی ملے۔ مدرسہ احمدیہ 1909ء میں دینی علوم سکھانے کے لئے جاری ہوا تو بڑا بیٹا اس میں داخل کرایا اور چھوٹے بیٹے کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرایا۔

چوہدری محمد خان صاحب خاکسار راقم الحروف کے دادا تھے۔ مذکورہ بالا واقعات و حالات انہوں نے میرے والد صاحب سے کئی بار بیان کئے اور انہوں نے مجھ سے متعدد بار زبانی اور تحریری طور پر بیان کئے میرے تایا جنہوں نے مدرسہ احمدیہ سے دینی علم حاصل کیا۔ زندگی وقف کی اور تادم آخر خدمت دین میں زندگی گزاری ان کا نام چوہدری محمد طفیل خان تھا۔ آپ کو خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کا بہت اچھا موقع ملا وہ انسپکٹر مال کے طور پر بھی کام کرتے رہے اور زندگی کے آخری ایام میں لالیاں میں بطور معلم وقف جدید کام کر رہے تھے۔ کام کے دوران ہی دل کی تکلیف ہوئی فضل عمر ہسپتال میں پندرہ روز زیر علاج رہے پھر آرام کی غرض سے میرے والد صاحب کے ہاں لائل پور (فیصل آباد) آ گئے اور ابھی ایک ہفتہ بھی آئے ہوئے نہ گزرا تھا کہ دل کا پھر دورہ پڑا اور علاج میسر آنے سے پہلے جاں جان آفریں کے سپرد کر دی ان کے بیٹے رانا محمد بشیر یحییٰ خان اور رانا محمد موسیٰ خان اور بیٹیاں اور ان کی اولاد کراچی میں ہوتی ہے میرے والد صاحب جو اب ماشاء اللہ 90 برس کے ہیں میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد طارق خان رانا ڈینٹل سرجن اسلام آباد کے پاس ہوتے ہیں۔ میٹرک کر کے وہ محکمہ کواپریٹو سوسائٹیز میں سب انسپکٹر بھرتی ہوئے اور وہاں سے ریٹائر ہو کر کئی سال تک بطور انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ میرے دوسرے بھائی ڈاکٹر محمد زبیر خان رانا بورن متھ (انگلینڈ) کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔ تیسرے محمد عثمان خان سیکرٹری مال جماعت آسٹریلیا اور چوتھے رشید الدین خان وینکوور کینیڈا میں دعوت الی اللہ کے کام میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ ہمشیرہ امینہ مبارکہ اہلیہ پروفیسر چوہدری عبدالحمید بھٹی امیر حلقہ فاروق آباد لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ خاکسار بھی عمر بھر ملازمت میں جہاں جہاں رہا ہے حسب توفیق جماعت کے کاموں میں حصہ لیتا رہا ہے۔ آجکل جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا نیشنل وائس پریذیڈنٹ اور نمائندہ الفضل انٹرنیشنل ہے۔ قبل ازیں خاکسار کو جن عہدوں پر کام کرنے کی عزت و سعادت حاصل رہی ہے ان میں ممبر سٹینڈنگ کمیٹی صد سالہ جوبلی فنڈ۔ دو سالوں میں ربوہ کی مرکزی شوریٰ کی "سب کمیٹی تحریک جدید" کا صدر خدام الاحمدیہ کی مرکزی شوریٰ کی "دستور کمیٹی" کا صدر۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد' مرکزی فنانشل سیکرٹری احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن ربوہ صدر انصار اللہ آسٹریلیا' صدر حلقہ سول لائن لاہور و تربیلہ و امیر بن غازی لیبیا وغیرہ شامل ہیں۔ خدمت کی کوئی بھی توفیق ملنا سب خدا کے فضل پر موقوف ہے اور اس میں ہمارے دادا جی کی دعاؤں کا بھی بڑا دخل ہے۔ اگر کوئی خدمت کرنے کی ان کی اولاد میں سے کسی کو توفیق ملتی ہے تو خدا کرے اس کا اجر ان کو بھی پہنچتا رہے اور ان کا بسیرا ہمیشہ ہمیش خدا کی رضا کے سایہ تلے ہو آمین۔

بقیہ صفحہ 3

تھا۔ لیکن 2 جون کو گورنمنٹ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا اس میں تقسیم پنجاب کے لئے یہ شرط لگائی گئی تھی کہ مسلم اکثریت 1941ء کی مردم شماری کی رو سے ہو گی۔ اور اس کے مطابق مسلم اکثریت والے اضلاع پاکستان میں آجائیں گے۔

اس اصول کے مطابق پنجاب کے سترہ ضلع بشمول ضلع گورداسپور اکثریت والے ضلع قرار دئے گئے اور باقی تیرہ ضلعے بشمول امرتسر ہندو اکثریت والے قرار پائے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ حدود کا آخری فیصلہ باؤنڈری کمیشن کرے گا۔ نیز اس منشور کے فقرہ نمبر 9 میں یہ الفاظ بھی لکھے گئے تھے کہ علاقوں کی تقسیم میں آبادی کے علاوہ Other Factors یعنی دوسرے حالات کو بھی دیکھا جائے گا۔

15 جولائی 1947ء سے حکومت ہندوستان اور حکومت پاکستان نے اپنا اپنا کام علیحدہ علیحدہ طور پر شروع کیا۔ اور باؤنڈری کمیشن نے لاہور میں اپنی کاروائی شروع کی۔ سکھوں کا مطالبہ یہ تھا اور وہ توقع رکھتے تھے کہ کم از کم دریائے چناب تک انہیں علاقہ دیا جائے گا۔

مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب لندن سے لاہور پہنچے۔ اور خود امام جماعت احمدیہ بھی تمام کاروائی دیکھنے اور سننے کے لئے عدالت میں موجود رہے۔ اور مناسب ہدایات دیتے رہے۔ علاوہ ازیں لندن سکول آف اکنامکس کے پروفیسر مسٹر سپیٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جو باؤنڈری اسپرٹ تھے خدمات حاصل کی گئیں۔ اور ان کے تمام اخراجات جماعت احمدیہ نے برداشت کئے۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے جس غیر معمولی قابلیت و لیاقت سے مسلم لیگ کا کیس پیش کیا۔ اور ضلع گورداسپور کو مغربی پنجاب میں شامل کرنے کے لئے جو ناقابل تردید دلائل دئے۔ ان کا علم ان ایام کے روزنامہ اخبارات سے حاصل ہو سکتا ہے۔............ اخبارات نے یکزبان ہو کر چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی تعریف کی۔ چنانچہ اخبار "نوائے وقت" نے باؤنڈری کمیشن کے اجلاس کے خاتمہ پر لکھا:۔

"حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا چار دن چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے (مسلم لیگ) کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے (مسلم لیگ کا) کیس پیش کیا۔ اس سے (مسلم لیگ) کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طرقہ سے ارباب اختیار تک پہنچادی گئی ہے۔ سر محمد ظفراللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا ہے مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی سے ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے (لوگ) بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہوں گے"۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم اگست 47ء)

لیکن ریڈ کلف نے جو کمیشن کے صدر تھے۔ خود حاضر ہو کر کیس کی سماعت بھی ضروری نہ سمجھی اور Other Factors کی آڑ لے کر ایسا فیصلہ دے دیا جو عقل و انصاف دیانت اور 2 جون کے اعلان کے سراسر خلاف تھا۔ کیونکہ تقسیم کے بنیادی اصول کو کہ تقسیم اکثریت کی بناء پر ہو گی۔ بالائے طاق رکھ کر ضلع گورداسپور کی جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ چار میں سے تین تحصیلیں مشرقی پنجاب کے ساتھ ملحق کر دی گئیں۔ مسٹر پیلیٹ نے واپس لندن پہنچ کر ایک تقریر کے دوران میں کہا:۔

"ریڈ کلف کا ایوارڈ بالکل غیر منصفانہ تھا۔ اس سے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے ہی امید سے زیادہ قربانی کر چکے تھے۔ سکھ پنجاب میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ان کے مطالبات کے مطابق پنجاب کو تقسیم کرنا عملاً ناممکن ہے"۔

اور قائد اعظم نے اس فیصلہ کے متعلق 31 اگست 1947ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں یہ ریمارک پاس کئے۔

"ہمارے علاقہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم پر آخری وار باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ سے ہوا ہے یہ فیصلہ سراسر غیر منصفانہ ناقابل فہم اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ اس فیصلہ کی حیثیت محض سیاسی ہے۔ قانونی نہیں ہے۔ تاہم چونکہ ہم باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ پر کاربند ہونے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس لئے ایک معزز قوم کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر کاربند رہیں۔ گویہ ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اب ہمیں ضبط اور تحمل سے کام لینا چاہئے۔ اور امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہئے"۔

اطلاعات و اعلانات

احباب جماعت سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال ختم ہونے والا ہے ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب سے ضروری درخواست ہے کہ اپنا چندہ تحریک جدید جن کے ذمہ باقی ہے ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ عہدیداران بقایاداروں کی فہرستیں تیار کر کے گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں اور وصول شدہ چندہ تحریک جدید جلد از جلد مرکز روانہ کیا جائے۔ یہ تسلی کرلیں کہ کوئی فرد بھی بقایادار نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

اعلان داخلہ

○ NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی نے سندھ کے حامل ڈومسائل طلبہ کے لئے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(۱) سول (۲) الیکٹریکل (۳) مکینیکل (۴) کمپیوٹر سسٹم

داخلہ فارم نیشنل بنک کی یونیورسٹی برانچ سے مبلغ 510 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18- اکتوبر 97ء ہے۔

○ شعبہ کمپیوٹر سائنس کراچی یونیورسٹی نے چار سالہ بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ نے F.Sc. پری انجینئرنگ کراچی بورڈ سے یا اس کے مساوی امتحان پاس کیا ہو۔ داخلہ سے قبل تمام امیدواروں کو داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ فارم UBL یونیورسٹی برانچ سے 450/- روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18- اکتوبر 1997ء ہے۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اور عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ہمدرد یونیورسٹی) کراچی نے مندرجہ ذیل B.E ڈگری پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

تعلیمی قابلیت میں کم از کم انٹرمیڈیٹ سائنس کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ میرٹ کے لئے 50 فی صد سابقہ تعلیمی ریکارڈ اور 50 فی صد داخلہ ٹیسٹ ہو گا۔ داخلہ فارم مندرجہ ذیل سے 600/- روپے کے عوض دستیاب ہیں۔

۱۔ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ۔ پلاٹ نمبر SNPA30 'بلاک 8-7' آدم جی نگر۔ نزد ٹیپو سلطان روڈ کراچی۔ فون 4533447

۲۔ عثمان انسٹی ٹیوٹ۔ سٹریٹ 13' بلاک 7' گلشن اقبال بالمقابل سفاری پارک کراچی۔ فون 4978274

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- اکتوبر 97ء ہے۔

○ شعبہ فائن آرٹس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے BFA سال اول (گرافک ڈیزائن / پینٹنگ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ فارم شعبہ سے 16- اکتوبر 1997ء تک دستیاب ہونگے۔ داخلہ کی بنیادی شرط انٹرمیڈیٹ ہے۔ میرٹ کا طریقہ کار اس طرح ہو گا۔

(۱) میٹرک میں حاصل کردہ نمبر x1/4 (۲) انٹرمیڈیٹ میں حاصل کردہ نمبر (۳) 20 نمبر ان امیدواران کے لئے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ فائن آرٹس مضمون پڑھا ہو (۴) ڈرائنگ ٹیسٹ میں حاصل کردہ نمبر (کل نمبر 100) (۵) NCC کے 20 نمبر

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16- اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 29- اگست 1997ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 29- اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 9- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔ مکرونی۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ از حضرت صاحب (26-1-96)۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔ حصہ 16۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔ مکرونی۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36۔ (13-7-94) حصہ اول۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیوپیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 رشین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

تبصرہ و تعارف

○ آئندہ صرف ایسی نئی کتابوں پر تبصرہ و تعارف شائع کیا جائے گا جن کی مصنف خود دو کاپیاں ادارہ الفضل کو ارسال کرے گا۔

(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8 اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی اور ان کے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا شہزادہ فلپ پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر 6 روزہ دورے پر جب اسلام آباد پہنچے تو ان کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا برطانوی وزیر خارجہ رابن کک اور ایک سرکاری وفد بھی ملکہ کے ساتھ پاکستان آیا ہے۔ پی اے ایف چکلالہ ائربیس پر ملکہ برطانیہ جب خصوصی شاہی طیارے سے باہر آئیں تو انہیں 21 توپوں کی سلامی دی گئی۔ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے خوش آمدید کہا۔ ملکہ رولز رائس کار پر ایوان صدر گئیں جہاں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ تینوں افواج کے دستوں نے سلامی دی اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

○ برطانیہ کی ملکہ نے اسلام آباد پہنچنے کے بعد صدر فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محمد نواز شریف سے ملاقاتیں کیں۔ ملکہ ایوان صدر کے خصوصی مہمان خانہ میں قیام پذیر ہیں۔ صدر لغاری سے ملاقات کے دوران سیاسی امور پر گفتگو نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے برطانوی عوام اور شاہی خاندان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

○ ملکہ برطانیہ کو پاکستان پہنچتے ہی اعلیٰ ترین سول اعزاز دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ایوان صدر میں تقسیم اعزازت کی ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر فاروق احمد خان لغاری نے برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اور پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا کو الگ الگ پاکستان کے اعلیٰ ترین اعزاز نشان امتیاز سے نواز۔

○ ملکہ برطانیہ نے صدر فاروق احمد خان لغاری کو اعلیٰ اعزاز "نائٹ گرینڈ گراس آف دی آرڈر آف دی باتھ" اور وزیر اعظم محمد نواز شریف کو اعلیٰ اعزاز "نائٹ گرینڈ گراس آف دی آرڈر آف سینٹ مائیکل اور سینٹ جارج" سے نوازا ہے۔

○ ملکہ برطانیہ جب فیصل مسجد دیکھنے گئیں تو مسجد کے تقدس کی خاطر اپنے ہیٹ کو ہلکے سفید دوپٹے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اور مسجد میں داخل ہونے سے قبل کار میں جوتے اتار کر سیاہ چمڑے کے موزے پہن رکھے تھے۔ مہمانوں کی کتاب میں ملکہ برطانیہ اور ان کے شوہر نے اپنے تاثرات درج کئے۔

○ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک نے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان اور بھارت کے مابین دوستانہ تعلقات کی راہ ہموار کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایڈنبرا میں اکتوبر کے چوتھے ہفتے میں ہونے والی دولت مشترکہ سربراہی کانفرنس کے موقعہ پر نواز شریف اور بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال کے مابین مثبت تعمیری اور سود مند ملاقات کی کوشش کریں گے۔

○ بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی حکومت کی مسئلہ کشمیر پر مصالحت کی پیشکش مسترد کردی جائے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کے خلاف احتساب سیل کی کارروائی انہیں ملکی سیاست سے آؤٹ کرنے کے لئے کسی کے اشارے پر کی جارہی ہیں لیکن کوئی قوت پاکستان کے عوام سے مجھے جدا نہیں کر سکتی۔ حکومت کی تمام تدبیریں الٹی ہو رہی ہیں۔ فی الحال کوئی تحریک چلانے کا ارادہ نہیں لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ عوام کو خود حکومت کے خلاف کھڑا ہونا پڑے گا۔ نج کاری سے مہنگائی اور بیروزگاری بڑھے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالحفیظ چیمہ کی ریٹائرمنٹ کے باعث احتساب ریفرنسوں کی سماعت کرنے والا ایک بنچ ٹوٹ گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے مائن بلاسٹ کے ذریعے 21 بھارتی فوجی اور افسر ہلاک کردئے ہیں۔

○ جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ بھارت کو جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش پر کوئی اختلاف نہیں۔ گجرال نے پاکستانی تجویز کا جو حشر کیا سب کے سامنے ہے۔ قوم فوج پر اعتماد بحال رکھے تاہم سیاسی قیادت ہی مشکلات حل کرتی ہے۔ مردم شماری ملتوی کرنے پر حکومت اور فوج کے موقف میں تضاد نہیں۔ پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہیں کر رہا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ لٹیروں کے دن گئے۔ حکومت کو جلد چلتا کریں گے۔ ارکان پارلیمنٹ کی اکثریت کرپٹ ہے۔ اسلامی انقلاب ملک کی دہلیز پر دستک دے رہا ہے۔

○ فرانس اور ایران نے خلیج میں تیل تلاش کے سلسلے میں دو ارب ڈالر کے جس معاہدے پر دستخط کئے ہیں اور جس پر امریکہ نے فرانسیسی فرم کو بلیک لسٹ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ یورپی کونسل نے اس سلسلے میں امریکی درخواست پر غور کرتے ہوئے امریکی اقدام کو غلط قرار دیا ہے۔ یورپی کونسل جس میں برطانیہ۔ اور جرمنی سمیت امریکہ کے تمام حلیف ممالک شامل ہیں۔ امریکی وزیر دفاع نے درخواست پیش کی تھی کہ فرانس نے ایران کے ساتھ دو ارب ڈالر کا معاہدہ کر کے غلط اقدام کیا ہے۔ اور اسے یہ فیصلہ واپس لینے کے لئے کہا جائے۔ کونسل نے کہا ہے کہ ہر ملک اپنے اندرونی معاملات میں خود مختار ہے۔ اپنے مفاد میں کسی بھی دوسرے ملک کے ساتھ تجارتی یا کوئی اور معاہدہ کر سکتا ہے فرانس کے جو کچھ کیا اس کا حق ہے۔ امریکہ نے فرانس کو جو دھمکی دی ہے وہ قابل مذمت ہے۔

○ ایران کے ایک مسافر بردار طیارے کو اغوا کر کے عراق لے جانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی ہے۔ طیارہ کے اندر گارڈ اور اغوا کرنے والوں میں لڑائی ہوئی ہائی جیکر اور گارڈ زخمی ہو گئے۔

○ الجزائر میں تشدد کے واقعات میں کم از کم 40۔ افراد ہلاک کردیئے گئے ہیں۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ وکلاء کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لئے چھوٹی بار کو بھی بڑی بار کے برابر سہولتیں ملنی چاہئیں۔ ارکان اسمبلی کی جانب سے قانون سازی اور عدلیہ کی تشریح کے بارے میں چیف جسٹس "نو کمنٹس" کہہ کر جواب دیا چیف جسٹس نے میاں چنوں میں ایڈیشنل ڈسٹرک اینڈ سیشن جج کی عدالت کا افتتاح کیا۔

○ واپڈا کے جنرل مینجر آڈٹ نے کہا ہے کہ واپڈا ملازمین ہر ماہ جعلی بل پیش کر کے کروڑوں کا نقصان پہنچا رہے ہیں سب سے زیادہ گھپلے انجینئرنگ اور گرڈ کنسٹرکشن کے شعبے میں ہوتے ہیں۔ جہاں زمینوں کی خریداری سے لے کر مشینیں نصب کرنے تک پیسہ کھایا جاتا ہے۔

○ مرید کے جی روڈ پر سات مسلح ڈاکوؤں نے چلتی بس کو لوٹ لیا۔ کم رقم نکالنے والے مسافروں پر ڈاکو تھوکتے رہے۔ بس لاہور سے لالہ موسیٰ جارہی تھیں کہ راستہ میں 7۔ ڈاکو مسافروں کے روپ میں سوار ہو گئے تھے ایک بچہ رویا تو اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ ڈاکو راستے میں اتر کر پیدل فرار ہو گئے۔

○ امریکہ نے چین کی طرف سے کی گئی تردید کو مان لیا ہے کہ چین نے پاکستان یا ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی اور اس سلسلے میں جلد امریکہ ایک سرٹیفکیٹ جاری کر دے گا۔

○ برطانیہ میں مقیم پاکستان کے ہائی کمشنر ریاض سمیع نے کہا ہے کہ میں نے قرآن کی رو سے شراب کو جائز قرار دینے کی کبھی کوئی بات نہیں کی۔ اور نہ ہی اسرائیل کے بارے میں کبھی ایک لفظ کہا ہے۔

تجربہ علاج ادویہ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ ◉ پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399
خصوصی رعایت کے ساتھ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصی روڈ
ربوہ
فون: 213100

حیرت انگیز سیل
صرف 15 نومبر تک بھرپور فائدہ اٹھائیں
500 جدید رنگوں میں کوٹ برقعوں کیلئے
ڈبل جارجٹ کی جاپانی نمبر 1 کوالٹی
گارنٹی کے ساتھ صرف Rs 300/-
اور تائیوان صرف Rs 275/-
اسکے علاوہ جدید سٹائل میں ریڈی میڈ کوٹ برقعوں کی بے شمار ورائٹی سیل میں خریدیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰، ۶۰ گرام /۹۰، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصی روڈ
ربوہ
فون: 212508